صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 27 جون 2013 بمطابق 17 شعبان 1434 ہجری سہ پہر پانچ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر صاحب، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًاO يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں یہ چھٹی کی Applications رکھوں، پھر اس کے بعد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی Applications آئی ہیں: جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، منسٹر فار لاء -27-06-2013 و 28-06-2013، جناب شکیل احمد صاحب 27-06 و 28-06-2013، جناب محمد زاہد درانی 27-06 اور 28-06-2013، جناب سردار ظہور، ایم پی اے صاحب، 27-06 اور 28-06-2013، جناب شاہ حسین خان 27-06 اور 28-06-2013، جناب شیراز خان 27-06-2013۔ میں ہاؤس کے سامنے یہ Applications رکھ رہا ہوں، منظوری کیلئے۔ مہربانی۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted. Madam Nighat Orakzai.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج ضمنی بجٹ کا دن ہے اور ہم سب لوگ یہ چاہتے ہیں، ادھر کے لوگ بھی، ادھر کے لوگ بھی کہ ہم بیٹھیں اور اس پر بحث بھی کریں، اس پر Arguments بھی ہوں، اس پہ کٹ موشنز بھی ہوں، اس پہ تقریریں بھی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، ہم سب لوگ یہاں تو بیٹھیں ہوئے ہیں، اور میں ریکویسٹ کرونگی سب کو، آپ کو، آپ کے جو ٹریژری بنچز کے لوگ ہیں، یہاں پہ جو اپوزیشن کے لوگ ہیں، میں ان سب سے یہی بات کرونگی کہ جن کی سپیچز ہیں، وہ اپنی سپیچز کرکے اور ادھر کے لوگ بھی ذرا بڑا دل رکھیں کہ ان کی سپیچز میں Interfere نہ کریں تاکہ یہ بجٹ جو ہے، ہم کل شام تک جو بھی اس پہ ہوتا ہے، ہفتہ اور اتوار سر، سینکڑوں لوگوں نے یہ درخواست باہر سے کی ہے کہ سیکرٹریٹ کے لوگ ہیں، سر، ہم تو یہاں چوبیس گھنٹے بیٹھنے کیلئے تیار ہیں کیونکہ ہمیں بھیجا اسلئے گیا کہ ہم یہاں پہ بات کریں لیکن ہمیں ان لوگوں کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ایک تو میری ریکویسٹ تھی کہ ہفتہ اور اتوار کو اگر آپ، جیسے پچھلی دفعہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: منظور ہے جی، منظور ہے؟

آوازیں: منظور ہے۔

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ نگہت اورکزئی: دوسرا سر، یہ ہے کہ یہاں کے کاروباری حلقے کی طرف سے ایک بات آئی ہے اور اس پہ میں نے قرارداد بھی دی ہے، سر! آپ کی توجہ چاہتی ہوں، کہ یہ مرکز کا معاملہ ہے لیکن جناب سپیکر، ہمارا صوبہ ایسا بد قسمت صوبہ ہے کہ یہاں سے کراچی کیلئے صرف دو فلائیٹس جاتی ہیں، یہ مرکزی مسئلہ ہے لیکن میں نے قرارداد بھی اس پہ جمع کروائی ہے، لاہور سے گیارہ جاتی ہیں، اسلام آباد سے گیارہ جاتی ہیں، فیصل آباد سے تین جاتی ہیں، اس طرح اگر آپ دیکھ لیں تو یہاں پہ ٹکٹ ملنے کا بھی بڑا پرابلم ہوتا ہے، رش ہوتا ہے جناب سپیکر، اس پہ اس قرارداد کے بارے میں بھی اور اس پہ بھی بات کر لیتے ہیں۔ تیسری بات جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ ہم سب یہاں پہ جو بیٹھے ہوئے ہیں سر، ایجوکیشن پہ ہم لوگ بار بار توجہ دینا چاہ رہے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، یہ گورنمنٹ کامرس کالج ہے اور وہاں پہ آج کل بی کام کے Exams ہو رہے ہیں اور وہاں پہ بجلی کی لوڈشیڈنگ ہی لوڈشیڈنگ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارا ہاؤس جو ہے، یہاں سے ہم نے قرارداد پاس کی ہے اور متفقہ قرارداد پاس ہوئی ہے کہ خدا کیلئے یہ جو غیر شیڈول، جو غیر اعلانیہ، شیڈول کے مطابق سات سات گھنٹے بجلی نہیں ہوتی جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ تعلیم کوئی کیسے حاصل کریگا، یہاں پہ روزگار کوئی کیسے کریگا؟ یہاں پہ یہ لوگ جو آتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ان چیزوں سے پھر یہ صوبہ آگے نہیں بڑھ سکے گا کہ اگر لوگ رات کو جاگتے رہینگے اور صبح جب کام پہ آئینگے تو یا تو خدانخواستہ ان کا ایکسیڈنٹ ہوگا، طالب علم رات کو پڑھ نہیں سکیں گے، تو جناب سپیکر صاحب، خدا کیلئے ان قراردادوں کو، میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ کی بنچوں کو یہ درخواست کرتی ہوں کہ خدا کیلئے ان قراردادوں کو جو متفقہ طور پر پاس ہو جاتی ہیں جناب سپیکر صاحب، وہ اس صوبے کا حصہ ہوتی ہیں، تو ان کو خدا کیلئے Pursue کریں، سات سات گھنٹے کی یہ ہم اور لوڈشیڈنگ نہیں کرنا چاہتے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں اس کی ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، آج میں نے سی ایم صاحب سے کہا ہے کہ جو قرارداد اسمبلی نے پاس کی ہے، اس کے حوالے سے آج منسٹر فار انرجی اینڈ پاور سے بات ہو جائے اور جو Concerned Secretary ہے تو اس نے Commitment کی تھی کہ ہم آج اس کے ساتھ بات

کرینگے، تو Definitely جو متفقہ قرارداد پاس ہوئی ہے، اس کی Implementation پر ہم ہر حد تک جائیں گے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ایک منٹ، تھوڑا عرض کروں، موقع سب کو ملے گا، میں تھوڑا ایک، اس میں آج جو آپ لوگوں نے، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه سر، مشکور یم ستاسو د وخت راکولو۔ تیر حکومت کښې جی دغه ایوان کښې ډیر ملګری داسې ناست دی چې په دې خبرې باندې ګواه دی، د بجلئ مسئله تیر حکومت کښې راغله، د بابک صاحب دوئ حکومت وو، دا نعره ئے وه چې "خپله خاوره خپل اختیار"، تر دې حده پورې چې دغه محکمه د واپډې والا، د بجلئ والا خلق دلته راغلل، د سپیکر صاحب، کرامت اللہ چغرمټی زیر صدارت زمونږ ټولو پارلیمانی لیډرانو سره د ایم پی اے ګانو زمونږ میټنګ وشو، مونږ ته ئے دا یقین دهانی وکړه چې بس نن به دا حالات وی، ان شاء اللہ آئنده د پاره به دا حالات بیا نه وی خو چې څنګه وه هم د هغې نه بدتره خبره وشوله، د هغې اصلاح ونشوله۔ بیا دې حده پورې میاں افتخار صاحب، ډیرو ملګرو ته به یاد وی چې زمونږ د بجلئ مشران دغه اسمبلئ ته ئے راواوغوښتل، دغه ځایونو کښې ئے کښېنول چې مونږ سره دا ظلم ولې کیږی، دا څه خبره ده چې مونږ اسمبلئ کښې خبره کوؤ، اسمبلئ نه وزیر اعلیٰ صاحب وائی، سپیکر صاحب وائی، سینیئر منسټر صاحب وائی، بیا هم زمونږ خبره نه اوریدلې کیږی؟ زه سپیکر صاحب! دا ګزارش کوم، څنې خبرې په سوالونو باندې هم کیږی خو څنې خبرې همت غواړی، که کوم سړے د شرافت په ژبان باندې پوهیږی، هغه ته د شرافت ژبان استعمالول پکار دی، که بیا کوم سړے د شرافت په ژبان باندې نه پوهیږی، زه سپیکر صاحب! تاسو ته دا ګزارش کوم چې دا حکومت به هم تیر وی، راتلونکی حکومت کښې به د دې نه بدتر حالت وی، مونږ نن دوه سوالونه کوؤ سبا به بیا څلور سوالونه کیږی، هغه خلقو ته دا وئیل پکار دی چې مونږ سره دا ظلم ولې کیږی؟ جناب سپیکر صاحب، ان شاء اللہ العظیم بیا به حالات داسې نه وی لکه دا اوس چې دی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو دې باره کښې تجویز کوئ چې څه اقدام مونږ کولے شو؟

(شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر، یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، یہاں پر جو اپوزیشن اور حکومت کے لوگ ہیں، وہ ہمارے صوبے کے نمائندگان ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اگر تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سراج صاحب، سراج صاحب، آپ کی توجہ چاہیئے، میں چاہتا ہوں کہ اس پر کوئی تجویز سامنے آئے کہ کیا اقدام ہو سکتا ہے اس پر؟

مفتی سید جانان: سر، مونږ ته چه ارب روپئ سالانه سر، هغه مونږ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب، بات کریں۔

مفتی سید جانان: سر، زمونږ چه ارب روپئ دی، هغه مونږ ته نه ملاویږی، 1981 او 91ء نه اونیسه دا زمونږ چې کومې پیسې دی، هغه مونږ ته ملاویږی۔ روزانه مونږ سره هر کال وعده کوی چې تاسو ته به پیسې درکوی، مونږ ته پیسې نه راکوی۔ جناب سپیکر صاحب، ما هغه بله ورځ دلته یوه خبره کړې ده، زه بیا کوم چې د دغې صوبې د مفاداتو جهګړه وی، دغې جنګلې نه دننه چې څومره خلق ناست دی، د دوئ به یوه خبره وی، زمونږ به یو آواز وی او زمونږ به یو ترجمان وی، هغه به خبره کوی، مونږ دا ټول خلق به هغه پسې یو چې څومره پارلیمانی لیډران دی۔ دا د وغوښتلے شی، په شریکه د یو میټنګ وکړلے شی، هغې کښې چې کومه خبره وشوه، ان شاء الله هغې باندې به زمونږه اتفاق وی۔

جناب سپیکر: میری سراج صاحب سے خواست ہے کہ وضاحت کریں۔ ان کی بات آپ سمجھ گئے ہیں جو مفتی صاحب نے ڈیمانڈ کی ہے کہ ہم نے قرارداد پاس کی ہے، اس کو کوئی کسی نے توجہ نہیں دی اور نہ اس کے بارے میں کوئی شنوائی ہوئی ہے۔ تو یہ قراردادیں اگر پاس ہوتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے، اسمبلی کی کوئی حیثیت اور کوئی وہ نہیں ہے، تو میں نے تو آج سی ایم صاحب سے بات کی ہے۔ اس پہ کیا ہو سکتا ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، 2002 سے اس ہاؤس میں قراردادیں تو پاس ہوتی ہیں، وہ جو صوبائی حکومت کے بارے میں ہوتی ہیں، وہ Bound ہے کہ ہم اس پر عمل درآمد کریں اور جو مرکزی حکومت سے متعلق ہوتی ہیں تو وہ ایک پراسیس کے ذریعے ان تک پہنچائی جاتی ہیں۔ جہاں تک بجلی کے حوالے سے معزز ممبران اسمبلی کا خیال ہے، نہ صرف ممبران کا بلکہ دو کروڑ عوام خیبر پختونخوا کے اس وقت ایک عذاب سے گزر رہے ہیں اور آج بھی میرے ایم پی ایز نے ہمیں بتایا کہ ان کے ساتھ فنڈز بھی نہیں ہیں، تو اپنی جیب سے ٹرانسفارمر وغیرہ ٹھیک کرائے۔ پیسکو چیف نے ہمیں کہا تھا کہ جس علاقے میں ریکوری 51% ہے تو وہاں اگر ٹرانسفارمر خراب ہو جائے تو وہ چوبیس گھنٹے میں ڈیپارٹمنٹ والے خود ٹھیک کرینگے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی غلط بات ہے، اسلئے کہ جہاں ٹرانسفارمر خراب ہو، اس کو فوری طور پر ٹھیک کرنا واپڈا کی ذمہ داری ہے، ان کی Maintenance کا فنڈ ان کو باقاعدہ مل رہا ہے لیکن ہمارے خیبر پختونخوا میں کئی اضلاع ایسے ہیں سر، کہ لوگ خود ہی پھر چندہ کرنے کیلئے مجبور ہوتے ہیں، مساجد میں چندہ لوگ جمع کرتے ہیں ٹرانسفارمر کیلئے، بازاروں میں، یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔ میرا اپنا یہ خیال ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہ مسئلہ بہت زیادہ پیچیدہ، گھمبیر ہے اور ماضی میں بھی ہم نے تمام اپوزیشن جماعتوں کو، سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیکر ان کا ایک مشترکہ اجلاس بلا کر اور اس مسئلے کے حل کیلئے، صوبے کے حق کیلئے ایک مشترکہ لائحہ عمل بنایا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، اب بھی ہمارا یہ خیال ہے ان شاءاللہ کہ بجٹ کے بعد مناسب موقع پر ہم اپوزیشن کے تمام جو لیڈرز ہیں، ان کو دوبارہ بلائینگے اور صوبے کے جتنے بھی ایشوز ہیں، وہ واپڈا کیساتھ بھی ایشو ہے، وہ پانی کا بھی مسئلہ ہے، وہ پی ایس ڈی پی میں ہمارے پراجیکٹس کیلئے لوکیشن کا مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ اور بھی جتنے ایشوز ہیں، تو تمام سیاسی جماعتوں کو، اس میں ہم مسلم لیگ نون کو بھی اعتماد میں لینگے، عوامی نیشنل پارٹی کو بھی، جمیعت علماء اسلام کو بھی، اور اس کے علاوہ باقی بھی جتنی ہماری جماعتیں ہیں، اسمبلی کے اندر ہیں،۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: پیپلز پارٹی کو چھوڑ دیا ہے۔

وزیر خزانہ: پیپلز پارٹی کو بھی، Sorry آپ کو تو پہلے نمبر پر، پیپلز پارٹی کو بھی، سب کو اعتماد میں لینگے اور مشترکہ طور پر ایک لائحہ عمل بنا کر ان شاءاللہ تعالیٰ ہم مرکز سے بات کرینگے۔ تو قرارداد کے حوالے سے میرا

یہ ہے کہ چیف پیسکو سے مسلسل وزیر اعلیٰ کا بھی رابطہ ہے، آپ کی طرف سے بھی رابطہ ہے اور ہمارے تمام منسٹرز کا کہ جناب، ہماری اسمبلی نے قرارداد پاس کی ہے، اس پر عمل کیوں نہیں ہوتا؟ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے ہمیں ایک بھرپور جدوجہد کیلئے، اور میں عرض یہ کرنا چاہونگا کہ مرکزی اسمبلی میں جتنے بھی لوگ ہیں خیبر پختونخوا سے، وہ جس جماعت سے بھی تعلق رکھتے ہیں، وہاں وہ بات اٹھائیں، سینیٹ میں بھی بات اٹھائیں، ہماری تمام سیاسی جماعتیں بھی ملکر وزیر اعظم سے بات کرینگی، چیئرمین سے بات کرینگی اور ان شاء اللہ و تعالیٰ ایک دن ضرور آئیگا کہ ہمارا یہ پرابلم حل ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، اس کے بعد ہم روٹین بزنس پہ چلیں گے۔ سردار صاحب بات کر لینگے، اس کے بعد میں اس کے حوالے سے، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ حقیقت دا دے چې دا په دې ټوله صوبه کښې د بجلۍ لوډ شیډنګ چې کومه مسئله ده، دا ډیره زیاته سنجیده مسئله ده او تاسو ته پخپله هم پته ده او زما یقین دا دے چې په دې هاؤس کښې څومره معزز ممبران ناست دی، په کلو کښې یویشت یویشت ګهنټې، دویشت دویشت ګهنټې بجلي چې وی، دا بالکل غائبه وی او تر دې حده پورې چې په جماتونو کښې اوبه او د مریضانو چې په هسپتالونو کښې کوم حال دے تاسو ترینه سپیکر صاحب، ډیر زیات ښه خبر یئ۔ بدقسمتی دا پاتې شوې ده په ټول ماضی کښې، په ځائے د دې چې د دې ټولې صوبې سیاسی جماعتونه دا په یو میز باندې، دا په یو نکته باندې راغونډ وے، اوس هم پکار دا دے چې څنګ سراج صاحب دا خبره وکړه، که تاسو او حکومت دا خبره ډیر په نیک نیتئ باندې کوئ او په ځائے د دې چې دا مسئله مونږ د یو بل په ګریوان کښې وغورزوؤ او په عوامو کښې Exploit کړو دا خبره او وقتی طور باندې دا مونږه Political scoring وکړو، زما یقین دا دے چې بیا انجام ئے هم دا راځی چې پرون په اپوزیشن کښې کوم خلق ناست وو، نن هغوی پخپله دا خبره کوی چې د دې ټولې صوبې د جماعتونو د یوالی ضرورت دے۔ سپیکر صاحب، پکار دا ده، تاسو وګورئ چې د دې بجلۍ (تالیاں) د دې بجلۍ په پیداوار کښې د دې صوبې حصې ته کتل پکار دی او بیا ئے مصرف ته، Consumption ته کتل پکار دی او هغه بجلي مونږ ته ملاویږی

څومره ؟دې ته کتل پکار دی او سپیکرصاحب، مونږ خو نن دلته په اپوزیشن کښې ناست یو، حکومت ته ډیر د زړه نه دا خبره کوؤ چې په سنجیدګئ سره مونږ د دې مسئلې د پاره راپاڅو او پکار هم ده، ګوره اتلسم ترمیم کښې دا په ریکارډ باندې ده، په اتلسم ترمیم کښې دا تجویز پروت دے چې مونږ وئیلی دی چې دا واپډا چې ده، دا دې صوبې ته حواله کړی، پکار دا ده چې دا ټول سیاسی جماعتونه چې نن په دې هاؤس کښې ئے نمائندګی ده، د چا چا په قومی اسمبلئ کښې نمائندګی ده او که د چا نه هم شته پکار دا ده چې مونږ ټول سنجیده راپاڅو او بیا دا د آئین ترمیم چې دے نو دا قرآنی صحیفه نه ده، پکار ده چې په دیکښې هم آئین کښې دغه ترمیم چې دے، هغه وشی او دا واپډا چې ده دا صوبې ته ملاؤ شی نو زما یقین دا دے چې په مستقله توګه باندې، د دې نه علاوه د دې حل چې کوم دے، هغه بل نشی کیدے او سپیکرصاحب، دې سره تړلې خبره، سراج صاحب هم پخپله د دې خبرې اعتراف وکړو چې نن په دې ټولو کښې ټرانسفارمرې خرابیږی او دا ټول ممبران صاحبان چې دی هغه د جیبونو نه ټرانسفارمرې جوړوی، زما یقین دے څوک به حال وائی او څوک به حال نه وائی، دا بیله خبره ده خو حقیقت دا دے او ما پرون هم دلته دا خبره وکړه چې دا د بجلئ چې کوم دلته یو Burning issue ده، په دې وخت کښې یو طرف ته بجلی نشته او بل طرف ته د کم وولټیج په وجه باندې ډیرې زیاتې ټرانسفارمرې سوزی۔ باوجود د دې نه چې د ایم اینډ آر فنډ چې دے، هغه واپډا کښې پروت دے، نه پوهیږو چې هغوی سره میکینزم نشته، نه پوهیږو چې هغوی ته څه مشکل دے او خلق خو بیا پینځه منټه کښې ټیلیفون کوی، وائی جی ګهنټه وشوه ټرانسفارمر خراب دے زمونږ ټرانسفارمر خو جوړ نه شو، تاسو هم مجبوره یئ او مونږ هم مجبوره یو، مجبوراً ټول ممبران صاحبان مونږ د جیب نه ټرانسفارمرې سموؤ، د دې د پاره هم پکار دا ده چې چیف پیسکو تاسو مهربانی وکړئ، دلته ئے راأوغواړئ کم از کم د ایم اینډ آر دا فنډ چې دے، دا کومې ټرانسفارمرې چې سوزی چې'سپیئر' ټرانسفارمرې کیږدی او موبائل ټرانسفارمرې هغوی جوړ کړې دی، که هغه سسټم ئے وکړو نو زما یقین دا دے چې بیا به هم دا خبره ډیره زیاته اسانه شی او یو خبره پکښې اضافی سپیکرصاحب! کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه لږ دا عرض کول غواړم سردار صاحب! چې کوم دا قراردار، ریزولیوشن، دې حواله سره چونکه دا اوس هم چې کومه بجلی بندیږی نو دا ډائریکټ د NBCC نه بندیږی، ډائریکټ هم کیږی، مونږ پرون چې کوم قرارداد وو نو هغه په دې باندې وو، دې باندې تاسو تجویز څه۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! قراردادونه مونږ په پینځه کاله کښې، سراج صاحب تاسو ته اووئیل په هغه اسمبلئ کښې هم مونږ ډیر زیات د دې هاؤس نه پاس کړی دی، الله د زمونږ دې قرارداد ته خیر کړی، هغه خبره نه کوم خو دې خبرې له اوس راځم، حکومت ته ډاډ ګیرنه ورکوم چې کله مونږه په حکومت کښې وو نو دوئ به میسجونه کول چې سوئچ ورکړه، اوس زه سراج صاحب ته وایم چې بیدار د شی سوئچ د ورکړی، ان شاءالله مونږ ورسره یو که خیر وی۔ مهربانی۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ، تاسو له موقع درکوم محمدعلی صاحب۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب بات کریں،اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا:جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:آپ کو موقع دیتے ہیں،آپ کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھو جی،Basically یہ بات کریں گے۔۔۔۔۔

(شور)

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! تھوڑا سا بجٹ، لودھی صاحب رہ گئے ہیں، زیادہ پاس ہو گئے ہیں،ان شاءاللہ یہ بھی جلد پاس ہو جائے گا، جتنا آپ تعاون مانگیں گے، ہم آپ کو دیں گے۔ سر، میں ایک چھوٹی سی تجویز دینا چاہتا تھا یہ واپڈا کے حوالے سے، آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی، ایوان کے ممبران یا پارلیمانی لیڈروں کو ساتھ ملا کر بنالیں اور چیف ایگزیکٹو کو طلب کریں یہاں پر اور اس کو سختی سے حکم دیں کہ جو قرارداد ہم نے پاس کی ہے، اگر اس کے اوپر عمل درآمد آپ نے نہ کیا، ایکشن نہ لیا، اپنے اہلکاروں کا آپ نے قبلہ درست نہ کیا تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیں گے، یہ میسج ان کو ملنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب، آپ بات کر لیں، یہ تھوڑا ناراض بھی ہو گئے تو۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں اس کے بعد آپ، ابھی اپنے ایجنڈے پر آتے ہیں، صرف یہ ایشو، اس لئے میں نے آپ کو موقع دیا کہ چونکہ ریزولیوشن پاس ہوئی ہے اور اس کی Implementation نہیں ہو رہی، ہم صرف اس کو Highlight کرنا چاہتے ہیں اور سی ایم صاحب اس کی وضاحت کر لیں گے اس کے بعد۔

مشیر برائے خوراک: شکریہ، جناب سپیکر۔ ابھی سینیئر منسٹر صاحب نے بڑی ڈیٹیل سے اس کا جواب دیا ہے کہ جن قراردادوں کا تعلق صوبے سے ہوتا ہے تو وہ تو یہاں ہم پاس کرتے ہیں اور جلدی Implement ہو جاتی ہیں لیکن جو مرکز سے ہے تو اس کا ایک اپنا طریقہ کار ہے، وہ جیسے بھی جاتی ہے، اس کی بات ہم کریں گے، اس پر ہم زور دیں گے، یہ سب صوبے کا مسئلہ ہے، ہم سب کا مسئلہ ہے لیکن آج آپ سے میری جو ریکویسٹ ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارا جو بجٹ ہے، ضمنی بجٹ آگیا ہے، اس پر بحث میرے دوست بھائی کر لیں، جب فارغ ہو جائیں، اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر کا موقع دیں، رات تک لگے رہیں لیکن یہ جو اصل چیز ہے، تو ہم اس ڈاکومنٹ کو تو Complete کر دیں نا جی۔

جناب سپیکر: یہ بہت اہم ایشو ہے اور عوام کو اس سے بہت تکلیف ہے، میں نے اس لئے اس کو Top priority پر رکھا ہے، باقی ہم وہ کریں گے، میں منور خان صاحب کی بات جو ہے نا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: (ایک رکن اسمبلی سے) ته لږ کښېنه یار، ته مړه۔ سر، حقیقت دا دے چې دا خومره قرارداد ونو باندې خبرې وشوې جی، او سراج صاحب هم دا خبره وکړه چې مونږ سره دا خبره کوی چې په چوبیس گهنټې کښې به دا Damage transformers واپډا ټهیک کوی خو سر، په دې باندې تاسو سوچ وکړئ چې د Repair د پاره به نوښار ته رالیږې ټرانسفارمر، نو ته خپله سوچ وکړه سر چې د لکی نه، د ډی آئی خان، د بنوں نه یو ټرانسفر Damage وی او بیا نوښار ته راوړې او د هغې د پاره به هم ډاټسن یا گاډے خپل Hair کوې، د واپډا والا سره خپل گاډی نشته دی او که وی ورسره، هغه تا ته د گهنټې د پاره گاډے نه درکوی، نو هغه ټرانسفارمرو باندې یوه یوه هفته او دوه دوه هفتې لگی۔ په

مخکښې حکومت کښې هم دا یو Decision شوے وو چې دا Repair چې کوم دے، د دې په هر ډسټرکټ کښې یو خپل سنټر کهلاؤ کړی، ورکشاپ کهلاؤ کړی چې مطلب دا دے په چوبیس گهنټې کښې جوړوی او که په دس گهنټو کښې جوړوی نو دا زما یو Proposal دے، بلکه بعضې ډسټرکټس کښې دا کار شروع شوے دے خو ډیر ډسټرکټس داسې پاتې شوی دی چې هغې کښې هم لا اوسه پورې ورکشاب شته دے نه، نو دا به یو خو اسانه وی او بل چیف منسټر صاحب ناست دے، مخکښې دور کښې په اسمبلئ کښې ایم پی ایز دا یوه خبره، نو سر مخکښې هم په دې خبره باندې دا ټول ایم پی ایز په دې باندې Agree شوی وو چې چیف منسټر صاحب هم ناست دے او سراج الحق صاحب ته هم مونږ دا ریکویسټ کړے وو چې په دې هال کښې تقریباً څومره ایم پی ایز دی، هغه دا غواړی چې په دې سلسله کښې د ایم پی ایز د پاره چرته بجټ Allocate کړی چې آیا بهئ دا کوم Repair ایم پی اے گان د خپلو جیبونو نه کوی، کم از کم د دې مصیبت نه خو دا ایم پی ایز خلاص کړو۔ واپډا قطعاً Repair نه کوی، چې دا څومره ټرانسفارمرز Damage کیږی، دا د حلقې والا کسان په چندې باندې، د هغې نه بعد هغه هم په دې باندې تنگ شی نو بیا ما ته راځی یا بل ایم پی اے ته ورځی نو هغه بیا په خپلو پیسو باندې هغه ټرانسفارمرې ورته جوړوی، نو دا زما هم ریکویسټ دے دې سی ایم صاحب ته او سراج الحق ته چې په دې باندې د هم څه غور وکړی۔ تهینک یو، سر۔

جناب سپیکر: *محمد علی صاحب۔ اس کے بعد سی ایم صاحب بات کریں گے اور پھر ہم روٹین ایجنڈے کی طرف آئیں گے۔*

جناب محمد علی: شکریه، سپیکرصاحب۔ بسم الله الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! مونږه د دې یو خبرې هم قائل یو چې پولیس ورونو خاصکر دې صوبه کښې امن و امان کښې ډیر لوئے کردار ادا کړے دے او شکر دے اوس هم هغه کردار ادا کوی او خاصکر زمونږ د دې اسمبلئ دا کوم سیشن روان دے، د 17 تاریخ نه دیخوا Regularly زمونږه پولیس ورونه چې کوم د دې اسمبلئ اجلاس ته خصوصی په ډیوټئ باندې دی، دې ورونو ته ډیر لوئے تکلیف دے، اگر که د اسمبلئ اجلاس په څلور بجې دے خو دا د پولیس ورونه چې دی نو دوئ د باره

بجو نه واخله د شپې د لس یولس بجو پورې ریګولر دا ډیوټۍ کوی او د ورځې خو داسې ګرمی ده چې اور په دې غریبانانو باندې وریږی، نو لهذا زما تاسو ته دا ریکویسټ دے چې تاسو د دې پولیس وروڼه چې کوم خصوصی د دې اسمبلۍ اجلاس کښې ډیوټۍ د 17 نه تر 2/ 3 پورې، دوئ ته د خصوصی د الاؤنس اعلان وکړے شی او دوئ ته د چهترو بندوبست وشی چې کم از کم د دې بهر د دې اور وریدو نه دوئ بچ شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *میرے خیال میں ابھی بات جو ہے ناآگے بڑھاتے ہیں، میں سی ایم صاحب، جناب پرویز خٹک صاحب سے گزارش کرونگا کہ یہ جو اپوزیشن کے کوئسچنز، اس کی وضاحت کریں اور جو اسمبلی کی قرارداد منظور ہوئی ہے، اس کے بارے میں کیا حکومت اقدامات اٹھائے گی؟*

<u>*جناب پرویز خٹک (قائد ایوان):*</u> جناب سپیکر صاحب! چونکه دا قرارداد پرون دغه شوے وو که بله ورځ، نو هغه باره کښې د دې نه مخکښې هم ما واپډا منسټر، چې کوم فیډرل منسټر دے، هغه سره زما خبرې شوې وے چې کم سے کم مونږ ته دا ټائم ټیبل راکړئ چې د لوډ شیډنګ کوم ټائم دے او څومره زمونږ بجلی ده چې د هغې مطابق خلق د هغې سره عادت شی۔ مونږ ته هغوی هغه شیډول راواستولو خو لیکن د هغې نه پس هم په هغه شیډول باندې عمل ونشو نو بیا سیکرټری واپډا سره زما خبرې وشوې، بیا چیف ایګزیکټیو مو راواوغوښتو او هغه سره مو خبرې وشوې نو هغه دغه بهانه جوړه کړه چې دیکښې زما اختیار نشته او دوئ د اسلام آباد نه مونږ ته لائن بند کړی۔ دې وخت کښې زمونږ دوه پرابلمز دی، یو پرابلم دا دے چې مونږ چې کومه حصه، چې دوه زره میګاواټ پیدا کړی نو بجائے 13% زمونږ شیئر وی نو پکار دی چې دغه 13% مونږ ته ملاؤ شی، نو دې وخت کښې چې کوم پوزیشن دے نو هغه چې کوم زمونږ خپله حصه ده، هغې دوه درې سوه میګاواټ نه مونږ ته کمه ملاویږی او بل د هلته نه Forced load shedding دے نو چې کوم قرارداد مونږ پیش کړے دے نو ان شاءالله څنګه چې دا سیشن ختم شی، زه اسلام آباد ته روان یم او زه به واپډا منسټر سره میټنګ کوم څکه چې ملک کښې چې کوم نن پیداوار دے نو د هغې مطابق، هغې کښې خو مونږ ته دغه نه شی وئیلې چې یره مونږ ته هغوی خپله حصه، دا یو Decision شوے دے د ټولو

صوبو په مینځ کښې چې کوم شیئر د کومې صوبې دے ، هغې ته هغه خپله ملاویږی نو که مونږ ته هغه خپل شیئر هم پوره ملاؤ شی نو کم سے کم دوه درې ګهنټې دا لوډشیډنګ کمیدے شی۔ نو دیکښې دوه خبرې دی، یوه مسئله دا ده چې Forced load shedding نه کیږی، د اسلام آباد نه زمونږه بجلی نه بندیږی او مونږ ته هغه خپله حصه چې دې وخت کوم Production daily کیږی، هغه ملاویږی، نو هغه مسئله هم، د چیف ایګزیکټیو هم دغه فریاد دے چې ماته یو شیډول راکړی، بیا Next day پته نه لګی او هغوی بیا هغه Forced load shedding شروع کړی، هغه په خپل ځائے کښې مسئله ده خو دلته کښې مسئله غټه، زمونږ خپل چیف ایګزیکټیو چې کوم دے ، ډیر کلو کښې زه وینم چې یو کلی کښې لس ګهنټې لوډشیډنګ دے ، بل کښې شل ګهنټې دے نو دا خو نشی کیدے چې یو علاقه کښې، یو کلے دلته نه اوو لس کلومیټر، پینځه کلومیټر کښې بل دے هلته کښې هم دا فرق دے نو دا فرق دا زمونږ ایکسیانان راولی، هغوی هغه خپله غلا ملا یا څه ئے چې کړی وی، هغه پوره کولو د پاره هغه ټرانسفارمرې بندې کړی او خلقو ته بجلی نه ورکوی نو دې د پاره ضرورت دے چې د واپډې دا چیف ایګزیکټیو دلته کښې رااوغواړئ او دلته دا ټول د پارټئ مشران د ورسره کښینی چې دا کوم لوکل مسئله د هغه په لاس کښې ده، هغه خو د کنټرول کړی، هغه هغه نه کنټرول کوی او مونږ ته زیاته، نیمه بهانه دے هغه کوی او خپله مسئله راته نه حل کوی۔ دا چې کوم وفاقی مسئله ده، دیکښې به ان شاءاللہ هلته خبرې کوؤ، دې نه مخکښې چیف ایګزیکټیو مونږ ته بریفنګ راکړے وو او دا یقین دهانی او Commitment ئے کړے وو چې کوم ضلعو کښې یا تحصیلونو کښې د 50% ریکوری ده، هلته کښې به ټرانسفارمر په ورځو کښې نه په ګهنټو کښې بدلیږی او چوبیس ګهنټې نه زیات که وخت تیر شی نو هر یو ایم پی اے به ماته میسج راواستوئ او که چا پرې ایکشن ونکړو نو هغه سړے به زه Suspend کوم او د هلته نه به ئے لرې کوم لیکن هغې کښې هم تر اوسه پورې Flaws دی، زما ورسره درې ځله خبرې وشوې چې یره تا چې کوم Commitment کړے وو نو چې زمونږ ایم پی ایز کوم ایکسیئن ته خبره کوی، هغه وائی ما سره ټرانسفارمر نشته، دا ستا ذمه واری ده چې هغه ته ټرانسفارمرې پوره کړه، هغه ته سامان پوره کړه

ځکه چې دا یو Commitment دے او چې کوم ځائے کښې 40/50% نه کم ریکوری ده نو زه تاسو ټولو ته، ممبرانو ته وایم چې خپلې خپلې علاقې چیک کړئ چې د 50% نه کمه ده نو کوشش وکړئ چې هلته ریکوری پوره کړئ چې هلته ریکوری پوره شی نو ان شاءالله دا ټول Implementation به د ټولو د پاره وی، دا نه چې یواځې د یو سړی د پاره به وی بل د پاره به نه وی۔ نو سپیکرصاحب ته هم دا ریکویسټ کوم چې چیف ایګزیکټیو رااوغواړی او چې کوم Commitment ئے مونږ سره کړے دے چې ټرانسفارمر به واپډا پخپله ټهیک کوی او دومره حده پورې ورسره زه لاړم چې دا زمونږ کار نه دے چې ما پسې خلق ټیلیفونونه کوی او زه ایکسیئن ته وایم او هغه بے خبره وی، دا د ایکسیئن ذمه واری ده چې لائن مین دے او که سپرنټنډنټ دے چې هغه منتهونو کښې خپل ایکسیئن او ایس ډی او ته اطلاع ورکړی، ټرانسفارمر خراب شو نو ما ته بندوبست وکړه۔ دلته کښې ایکسیئن هډو خبر نه وی، نو یو عجیبه راج شاهی جوړه ده نو دا راج شاهی چې ده دا ختمول غواړی، نو دا زمونږ په وس کښې ده ځکه چې دا د دې چیف ایګزیکټیو په وس کښې ده۔ دا څه خبره نه ده ټرانسفارمرې بے حسابه موجودې دی، کمے بالکل نشته، زه هډو دا منم نه چې کمے دے، دا ټولې ټرانسفارمرې که روزانه سل هم خرابیږی، دے ئے ټهیک کولې شی خو د هغوی پرواه نشته ځکه چې کوم Repair کوی نو د خلقو نه پیسې جمع کړی یا د ایم پی اے نه واخلی، هغې کښې نیمې جیب کښې واچوی او نیمې په هغه ټرانسفارمر خرچ کړی، نو هغه Repair هم چې کوم تاسو بازار نه کوئ، هغه Repair ټهیک نه دے ځکه چې کوم Repair کارخانه کښې کیږی، هغه چې Repair شی، 50 کلوواټ چې کوم ټرانسفارمر وی، د هغې ریزلټ 50 وی او چې بازار کښې ئے وکړئ نو د هغه د 50 طاقت چې دے، هغه 20/ 25 ته راشی نو هغه ټرانسفارمر هر هفته به سوزی، د هغې د Repair خو حقیقی طریقه ده نو دیسی طریقه باندې Repair نه کیږی۔ نو دا ټولې مسئلې، دا مونږ ته پیش دی نو زه سپیکرصاحب ته وایم چې خامخا چیف ایګزیکټیو رااوغواړئ او دا پارلیمانی لیډران د ورسره کښینی، چې کوم Commitment ئے مونږ سره کړے دے، کوم چې دا دلته کښې ایکسئینان بجلی په خلقو بندوی چې هغه راته ټهیک کړی۔ باقی چې کوم د سنټر مسئله ده، دا هم د

ده ذمه داری ده، ما خو ورته هغه بله ورځ هم اووئیل چې ته واپس مه راځه، لاړ شه اسلام آباد کښې کښېنه، کله پورې چې د خپل حق نه وی راوړے واپس مه راځه او که حق نه درکوی نو مونږ ته اطلاع راکړه، (تالیاں) وئیل که هغوی درته حق نه درکوی، مونږ ته اطلاع راکړه، مونږ به دا ټوله اسمبلی غونډه هلته لاړ شو چې مونږ ته خپل حق ولې نه راکوئ، مونږ خو چا نه څه زیات نه غواړو، چې کوم مو حق دے هغه که لږ دے او که ډیر دے چې هغه مونږ ته ملاؤ شی نو څه سهولت به ملاؤ شی۔ نو دا دوه مسئلې سنټر سره دی، نن تاسو به کتلی وی هائی کورټ هم فیصله کړې ده چې یره Forced load shedding غلط کار دے او هغه افسران ئے راغوښتی دی او هغې نه مخکښې به ان شاءالله هغوی سره ملاقات کوؤ او بیا تاسو که ضرورت وی نو ان شاءالله د یو Delegation په صورت کښې به واپډا منسټر سره کښېنو، زما Already خبرې شوې دی، چونکه هغوی هم نوی نوی راغلی وو نو هغوی ما ته اووئیل چې زه پرې کار کوم، چې څنګه ما ته موقع ملاؤ شی دا Streamline کوؤ، نوزه تاسو ته یقین درکوم چې مونږه شپه ورځ هم دې مسئلو کښې لګیا یو، دا ستاسو مسئلې دی، دا زمونږ مسئلې دی، ما ته هم په خپله حلقه کښې مسئله ده، تاسو ته هم ده نو دا یو Joint effort دے، دا به کوؤ او ان شاءالله تعالیٰ زما یقین دے چې څه نه څه به هغې نه حاصلیږی او خاصکرد دې ټرانسفارمرو مسئله، دا خو یو سردردی ده او دا د دې چیف ایګزیکټو په لاس کښې ده چې ټرانسفارمر خرابیږی او چوبیس ګهنټې کښې نه چې په ګهنټو کښې راته بدلوی نو کم ازکم خلقو ته به خو پته ولګی چې یره یو حکومت راغلے دے او زما هغه تکلیف چې کوم وو، هغه پخپله باندې حل شو، نو مونږ به داچیف ایګزیکټو مجبوروؤ چې دا کوم Commitment مونږ سره کړے دے چې هغه سر ته ورسوی۔ بیا زه اخر کښې ستاسو شکریه ادا کوم، ان شاءالله تعالیٰ مخکښې به هم ځو۔

جناب سپیکر: یو منټ، دا داسې کوؤ جی چې اوس به روټین ایجنډې ته ځو، ایشو باندې خبره بنه ټهیک ټهاک وشوه او هغې د پاره به زه پارلیمانی لیډر سره کښېنم، ټائم به کیږدو، لږ تاسو پارلیمانی لیډرز سره، یومنټ، پارلیمانی لیډرز سره به کښېنو، ټائم به کیږدو ورسره او چیف ایګزیکټیو به د هغې مطابق

رااوغواړو، نور چې کوم سنټر سره خبره ده، اوس که تاسو مونږ ه دا لږ Allow کړو چې مونږه لږ مخکښې لاړ شو، ایجنډا باندې خبره وکړو------

جناب بہرام خان: یو منټ ما له راکړه جی، یو منټ۔

جناب سپیکر: یومنټ، یومنټ، داسې ده چې د خبرو موقعې به درکوؤ درته ان شاءاللّٰه تعالیٰ، اوس ایجنډې ته راځو چې ایجنډا کومه ده، هغې باندې ځو۔ دیکھیں جی، اس میں یہ تقاریر، اپنی تقاریر اپنے موقع پر کریں، میں نے موقع دینا ہے۔ ابھی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ضمنی بجٹ برائے مالی سال 13-2012 پر بحث کرینگے۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ جس نے ہمیں ریکویسٹ چٹوں میں بھیجی ہے، میں اس کو موقع دیتا ہوں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 13-2012 پر بحث

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں بہت مختصر بات کروں گا، وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب، ہر سال حکومت سال بھر کیلئے بجٹ پیش کرتی ہے اور محکمہ جات کے اخراجات کیلئے فنڈ منظور کرتی ہے تو تقریباً میرا یہ چھٹا سال ہے اسمبلی میں، ہر سال ضرور ضمنی بجٹ اسمبلی میں آتا ہے، تو میں جناب وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہو نگا کہ جو فنڈ ہے، محکموں کیلئے منظور ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اخراجات زیادہ کر لیتے تو کونسی آفت کسی محکمے میں آئی ہے جس کی وجہ سے انہیں اخراجات زیادہ کرنا پڑے ہیں؟ یہ غالباً کوئی بیس محکمے دیئے گئے ہیں جن کیلئے 7 ارب 69 کروڑ 16 لاکھ روپے کا انہوں نے ضمنی بجٹ مانگا ہے، تو میں جناب سپیکر صاحب، یہ مختصر صرف اتنی سی گزارش کروں گا کہ اس روایت کو ختم کیا جائے، ایسا تخمینہ لگایا جائے، اندازہ لگایا جائے کہ ہر محکمہ وہ ڈیمانڈ کرے جو سال بھر کیلئے اس کے اخراجات کیلئے پوری ہو، تو میں اسی کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار ظہور صاحب، نہیں موجود، تو اب میں میاں ضیاالرحمان صاحب کو فلور دیتا ہوں۔

میاں ضیاالرحمان: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جس طرح سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، میں بھی یہی بات کروں گا کہ تمام ڈیپارٹمنس کو ایک ایسا محتاط اندازہ لگانا چاہیئے کہ جس کے بعد کسی ضمنی بجٹ کی ضرورت نہ ہو اور ان شاءاللہ اس بجٹ کے موقع پر اللہ کے فضل و کرم سے اپوزیشن نے اپنا ایک

جاندار کردار ادا کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اجتماعی مفاد میں اللہ کے فضل و کرم سے اپنی تمام جو کٹوتی کی تحریکیں ہیں، وہ واپس لی ہیں لیکن ہم حکومت سے بھی یہ امید کرتے ہیں کہ وہ تمام جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کیلئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیگی اور ان شاءاللہ جو محکمے کی شکایات ممبران صاحبان نے بیان کی ہیں تو ان شاءاللہ ان پر نہ صرف غور کیا جائے گا بلکہ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ ان تمام شکایات کو دور کیا جائے گا اور اسی کے ساتھ ساتھ میں جو ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بات کی اور ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور ہمارے علاقے میں بھی ہم انہی مسئلوں سے دوچار ہیں اور ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں، یہ واقعی بہت اہم مسئلہ ہے، ٹرانسفارمرز کا بھی اہم مسئلہ ہے اور لوڈشیڈنگ کا جو مسئلہ ہے تو ان شاءاللہ ہمیں امید ہے، جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں، اللہ تعالیٰ نے انہیں جو عزت دی ہوئی ہے، ایک مقام دیا ہوا ہے اور ایک مینڈیٹ دیا ہوا ہے تو ان شاءاللہ وہ اس کو بروئے کار لاتے ہوئے عوامی مسائل کے حل کیلئے ان شاءاللہ ہم ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ کوشش کرینگے اور ان شاءاللہ ان مسئلوں کو حل کرینگے۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب سید محمد علی شاہ صاحب، نہیں آئے وہ؟

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! یہ ٹرانسفارمرز کے حوالے سے اس میں ایک Suggestion میں دینا چاہتا ہوں کہ یہ ٹرانسفارمرز کے جو مسئلے آج کل اٹھ رہے ہیں کہ جس میں روز Coil جلتی ہے اور پھر Instantly کیونکہ گرمی ہے، لوگ ریلیف چاہتے ہیں، جب سے یہ Private repairing centers بنے ہیں جناب سپیکر، تب سے Coiling چوری ہونا شروع ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک محکمے کی Crime assessment نہ ہو تو یہ Possible نہیں ہے۔ تو لہذا سرکاری لیول پر اگر ہر ڈسٹرکٹ پہ ایک Repairing centre قائم کیا جائے تاکہ فوراً وہ ٹرانسفارمرز آئیں اور Repair ہو کے واپس جائیں تاکہ لوگوں کی ہم وہ شکایات کا ازالہ کر سکیں۔ (تالیاں) ابھی یہ پوزیشن ہے کہ ٹرانسفارمر جلتا ہے، محکمے کے پاس نہ فنڈز ہوتے ہیں، نہ Coils ہوتی ہیں، پھر لوگوں سے کہا جاتا ہے

کہ جی آپ چندہ کرکے پیسے دیں تو وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو Concerned Member ہے کہ وہ پھر چندہ جمع کر رہا ہے تو یہ ایک بڑی میں سمجھتا ہوں کہ بدمزگی سی بنتی ہے۔اسمیں آپ نے کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹیو صاحب آئینگے بھی اور میں آپ کے حوالے سے بھی یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو یہ کہیں کہ یہ Repairing centre ہر ڈسٹرکٹ میں کھولیں اور ٹرانسفارمرز جتنے بھی وہ Over loaded ہیں،ان کو Update کیا جائے اور ان کو بڑے ٹرانسفارمرز سے Replace کیا جائے۔بہت شکریہ،جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں اسمبلی کے سامنے ایک تجویز۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں،ایک منٹ، میں آپ معزز اراکین کے سامنے یہ تجویز رکھنا چاہتا ہوں کہ آج اگر ہم پارلیمانی لیڈرز،جتنے Available ہیں، وہ بحث پہ حصہ لیں اور کل کٹ موشن کی تحریک چلے تاکہ کل جو بجٹ کا سلسلہ ہے، وہ ختم کریں۔تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی، جو بھی آج پارلیمانی لیڈرز موجود ہیں، وہ بات کرلیں اور کل جو ہے نا، ہمارا پورا دن کٹ موشنز کی طرف رہیگا۔ٹھیک ہے، چلو کچھ اس کو موقع دیتے ہیں،اس کے بعد جو ہے نا میں پارلیمانی لیڈرز کے پاس آتا ہوں۔فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: السلام علیکم جی۔ جناب سپیکر صاحب! ټولو نه اول خو زه ستا سو شکریه ادا کوم چې ما ته مو د تقریر موقع را کړه۔ موجوده گورنمنټ چې څنګه په انتخاباتو کښې دا نعره لګولې وه چې مونږ به خلقو ته روزګار ورکوؤ او چې کله د بجټ اعلان وشو، په هغې کښې هم دوئ دا مونږ سره وعده وکړه چې مونږ به خلقو ته روزګار ورکوؤ خو ما ته دا سې ښکاری چې د موجوده گورنمنټ خلاف یو سازش روان دے ځکه چې زمونږه په 'ورکر ویلفیئر بورډ' کښې چې کوم Grammar Folk Schools دی، په هغې کښې خلق Terminate کړل With out any explanation, with out any reason چې څنګه دا ټوټل سکولونه په 2008 کښې18 وو، بیا په 2012 کښې18 سکولز نور جوړ شول چې فی میل سکولز وو او Six number سکولز نور هم پکښې جوړ شول، هغه په تخت بهائی کښې، ټانک کښې، چارسده کښې، ټل وزیر کښې، نویله کښې او شهباز عظمت

خیل، یعنی په 2012 کښې دا سکولونه 42 ته ورسیدل، مخکښې 18وو خو په 2012 کښې42 شول، نو چې موجوده گورنمنټ راغے نو په سوؤنو خلق ئے With out any explanation, with out any reason دوئ وباسل، یعنی چې یو سړے ته وباسې هغې د پاره یو Procedure شته، یو لار شته چې هغه نه ته Explanation به Call کوې، د هغې به ته یو Reason به ترینه غواړې نو With out reason تقریباً چار سو کسان ئے د Grammar folk school نه وویستل او دغسې Second shift in each male and female school was approved by the governing body in 2012, and staff was appointed for the second shift accordingly, students were also admitted in each school for second shift from prep to class fifth, which was highly appreciated by the public, as well as worker of the Khyber Pakhtunkhwa, but in 2013 the second shift in 12 schools of Worker Welfare Board was closed and staff was terminated by Secretary, Welfare Worker Board, who were appointed on purely merit basis, they were terminated without any reason, which is against the rules and regulation and injustice with the poor people of Khyber Pakhtunkhwa، نو سر چې داسې بے انصافی سټارټ وی چې یو طرف ته دا نعره وی چې مونږه به خلقو ته روزگار ورکوؤ او انصاف به ورکوؤ او بل طرف ته خلق وباسی او مطلب چې بے انصافی زیاتیږی نو سر، دا خو د ټول خیبر پختونخوا سره بے انصافی ده ځکه چې هغه په سوؤنو کورونه چې نن اوجهاړ شول نو سر، زه د دغې گورنمنټ نه، او د خلقو ترې دا طمع نه وه، نو زما تاسو ته جناب سپیکر صاحب، یو اپیل دے، درخواست دے چې څومره کسان ویستلی شوی دی، هغوی د Restore شی چې د غریبانو خلقو تاسو دعا وکتئ ځکه چې دا صرف زمونږ مسئله نه ده بلکه د ټوټل جنوبی اضلاع مسئله ده، نو اوس که سبا ته خلق Restore نه شول نو دا هم کیدے شی چې ټول خلق راشی او صوبائی اسمبلی ته مخامخ دهرنا وکړی، نو جناب سپیکر صاحب، تاسو ته زما بیا اپیل دے چې دا خلق د Restore شی او چې دوئ هغه خپل خپل سیټونو ته واپس راشی۔ ډیره مننه، ډیره شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> یوسف ایوب صاحب! وضاحت کرلیں اس سلسلے میں۔مائیک کھولیں۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے ہمارے بھائی نے جو باتیں کی ہیں کہ جی Terminations ہوئی ہیں، ادھر کوہاٹ کے بھی ہمارے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ہزارہ کے لوگ بھی ہیں، باقی جدھر جدھر انڈسٹریل اسٹیٹ بنی ہے، بیشک آپ ان تمام سکولوں کی لسٹیں منگوائیں جو اس پچھلے پانچ سال میں 'ورکر ویلفیئر بورڈ' میں بھرتیاں ہوئی ہیں تو آپ حیران ہونگے اس چیز کو دیکھ کے کہ 90% پورے صوبے میں صرف ایک پراونشل اسمبلی کے حلقے کے لوگوں کی بھرتیاں ہوئی ہیں اور یہ Black and white میں اس ہاؤس کے سامنے آپ رکھیں اور ان کے ڈومیسائل منگوائیں، میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کرتا ہوں، ڈھائی سو سے زیادہ صرف ایک بنوں کے صوبائی حلقے کے لوگوں کی بھرتیاں ہزارہ کے سب سے بڑے سکولز جو ہیں اور سب سے بڑی انڈسٹریل اسٹیٹ کے سکولوں میں ہوئی ہیں اور نہ صرف ٹیچرز کی بھرتیاں ہوئی ہیں بلکہ کلاس فور، کلاس فور، چپڑاسی، مالی اور ڈرائیور بھی، کیا میرے ہری پور میں کوئی پڑھی لکھی ٹیچر نہیں ہے یا چپڑاسی یا مالی یا غریب لوگ نہیں رہتے ہیں؟ جناب سپیکر، میرٹ نام کی کوئی چیز کو مد نظر نہیں رکھا گیا، ان کی تسلی کیلئے صرف ڈومیسائل، یہ سات آٹھ ڈسٹرکٹس جو میں نے گنے ہیں، صرف ڈومیسائل دیکھ لیں، وہ کونسے علاقے کے لوگ ہیں؟ اس کے بعد اگر ہاؤس سمجھتا ہے کہ یہ حکومت زیادتی کر رہی ہے تو بالکل، چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کو کہیں گے کہ یہ جو لوگوں کو غیر ضروری طریقے سے رکھا گیا ہے، ان کو واپس Restore کر لیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہیں۔ ڈھائی سو سے زیادہ لوگ، ڈھائی سو سے زیادہ، کیا یہ میرٹ صرف ایک صوبائی حلقے میں بنتا تھا پورے صوبے کا یا پورے صوبے کا میرٹ بنتا تھا؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ہری پور کا سکول ہے صرف ہری پور کے ٹیچرز ہونے چاہئیں، کوہاٹ کا سکول ہے یا پشاور کا سکول ہے، آپ پشاور میں بھی دیکھیں گے، اس مخصوص حلقے کے لوگ ہونگے، تو میرٹ کو بالکل مد نظر نہیں رکھا گیا اور یکطرفہ کارروائی ہوئی ہے، ہر علاقے کا اپنا حق بنتا ہے، یہ جتنے لوگ ہیں، اگر ان کے اپنے علاقے میں کوئی سکول ہے، بیشک ادھر جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن دوسرے علاقوں کا حق نہیں مارنا چاہیئے۔

مفتی سید جانان: زه جی یو منٹ---

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کا لسٹ میں نام ہے، آپ کا نام------

مفتی سید جانان: زه جي يو وړه غوندې خبره پرې کوم۔

جناب سپیکر: نہیں آپ جو بات کرینگے ،ایک منٹ، نہیں میری بات سنیں، میری بات سنیں، نہیں میری بات سنیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں جی۔ مفتی صاحب! میں کہتا ہوں کہ آپ اپنی باری میں بات کرلیں،آپ کی باری ہے۔ابھی بات کرلیں، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه هغه جي يو وړه غوندې خبره صرف جي کوم۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ بھی بات کرلیں اور یہ جو بات کرنا چاہتے ہیں، یہ بھی کرلیں، دونوں باتیں کرلیں۔

مفتی سید جانان: زه جي، زه صرف جي دا وايم کنه، دا ايوب صاحب چې کومه خبره کوی، دې سره جي زما دوه سوه فيصده اتفاق دے، دا صحيح خبره جي کوی۔ داسې جي شوی دی، ځنې سکولونه داسې وو هغه موقع باندې چې هغې کښې 55 استاذان وو او 33 طلباء وو ورکښې، 55 اساتذه او 33 طلباء او دا جي زه دغه ځائے کښې ناست ووم، دا خبره ما په موقع باندې کړې وه چې تاريخ کښې به داسې خبره نه وی چې يو سکول کښې به 55 استاذان وی او 33 به طلباء وی خو زه صرف جي ګزارش دا کوم چې اوس مطلب دا دے دغه غريبو خلقو ته سزا ورکولې کيږی، دا اړ رونه چا کړی دی؟ زه جي دا وايم دا اړ رونه خو چا کړی دی کنه، دا خلق خو درې کاله د چا په تنخواه باندې ملازمين شوی دی، د دغه بچی يو روزګار جوړ شوے دے، هر شے جوړ شوے دے که د دغه خلقو خلاف کارروائی کيږی بيا د د دغه سيکرټری خلاف دا کارروائی وشی، د دغې محکمې خلاف دا کارروائی وشی چې دا کار چا کړے دے او مطلب دا دے دا خلق ئے ولې دهوکه کښې ساتلی دی؟ زما به صرف دا ګزارش وی جي۔

جناب سپیکر: بجٹ پر بھی اپنی بات کرلیں۔

مفتی سید جانان: بس هم دا خبره ده جي، بجټ هم دا خبره ده۔

جناب سپیکر: ملک بہرام صاحب تھوڑا ناراض ہوئے تھے، میں اسکو موقع دینا چاہتا ہوں، Basically سب کو ٹائم ملے گا، بس صرف وقت کاانتظار کریں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب ملک بہرام صاحب۔

جناب بہرام خان: شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ زه ستاسو شکریه ادا کوم، د ټولو ممبرانو صاحبانو، زما بله څه خبره نشته دے جی، زما خبره دا وه چې محمدعلی بهائی کومه زمونږ د پولیس ملګرو خبره وکړه نو زه د هغې تائید کوم او د هغې سره سره بله یو خبره ستاسو نوټس کښې راولم چې دا ګریال چې تاسو ته مخامخ لګیدلے دے، دا ګواه دے چې بیګاه مونږ په ګیاره بجکر بیس منټ باندې دې ځائے نه تلی یو خو یواځې ایم پی ایز د دې ځائے نه نه دی تلی، د دې ځائے نه ایم پی ایز سره سره دا زمونږ شا ته چې کوم خلق ناست دے چې دا د مختلفو پارټو او مختلفو محکمو سره تعلق ساتی او څوک سیکرټری دے، څوک ډپټی سیکرټری دے، د پولیس افسران دی، دا هم زمونږه سره د ساړهې ګیاره او ساړهې باره بجو پورې دلته کښې ناست وی، په هغه وخت کښې ناست وی چې کوم وخت کښے خطرناک ټائم وی، د دوئ ته هم څنګه چې زمونږ بچی انتظار کوی، د پولیس بچی انتظار کوی، دغسې زمونږ د دې افسرانو صاحبانو که دا په نارینۀ کښې دی او که دا په زنانۀ کښې دی، دغه هم دا خپل بچی د هغوی انتظار کوی۔ څنګه چې پولیس ته یا بل چا ته انعامی طور څه شے ورکړے کیږی، زما دا سفارش دے د دې ټول ایوان په ذریعه باندې چیف منسټر صاحب ته او مسنټر خزانه/ فنانس ته او تاسو ته چې څه څیز وی چې دوئ ته هم څه شے ورکړے شی، د دوئ به هیڅ څه په دې باندې جوړ نه کړے شی خو دا به صرف وشی چې یو تسلی به ئے وشی چې مونږ د دولسو بجو پورې د ایم پی اے ګانو سره ناست وو، په هر غم شر کښې ورسره شامل وو، په هره خطره کښې ورسره وو، د دوئ به پرې څه څیز ونشی خو لږه تسلی به زمونږ د دوئ وشی۔ زما دغه درخواست وو، خپل ذاتی څه خبره مې نشته جی، دغه درخواست مې پیش کولو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں سلیم خان صاحب As a پارلیمانی لیڈر بھی بات کریں گے اور اپنی بات بھی رکھیں گے، اس کے بعد دیگر پارلیمانی لیڈرز کو بحث۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! جو ضمنی بجٹ ہے، اس کے حوالے سے میں کچھ عرض اس طرح کروں کہ ایک تو بجٹ کا جو تخمینہ لگایا جاتا ہے، سال کے شروع میں سارے ڈیپارٹمنٹس جو ہیں نا اپنی ڈیمانڈز full fledged جو ہیں، وہ کرتے ہیں، چاہے Salary budget ہو، چاہے Non salary ہو، چاہے ان کے اور جو اخراجات ہوں سارے مگر ایک چیز ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ہر سال ضمنی بجٹ آتا ہے اور ضمنی بجٹ میں آٹھ ارب، دس ارب روپیہ اضافی مانگا جاتا ہے، تو میری گزارش یہی ہوگی کہ جب بھی یہ ہر ڈیپارٹمنٹ اپنی جو Proposal لیکر آتا ہے، فنانس اور پی اینڈ ڈی کے پاس، جب اسمبلی ایک بجٹ Approved کرتی ہے تو سارے ڈیپارٹمنٹس کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ جو ان کی Allocation ہے، اسی کے اندر رہتے ہوئے اپنے اخراجات کو کریں نا ایک کنڑول کے حساب سے، بعض دفعہ ٹھیک ہے کوئی ایمرجنسی آجاتی ہے، وہ الگ بات ہے، مثلاً فلڈ آتا ہے، وہ ایک ایمرجنسی ہے یا زلزلہ آتا ہے، وہ ایک ایمرجنسی ہے۔ اس کے علاوہ بعض ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں کہ وہ Non salary میں جو ان کے اخراجات ہوتے ہیں، وہ دھڑادھڑ کرتے ہیں، پھر آخر میں آکے ہم سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہمیں اس کی منظوری دی جائے، تو میری گزارش یہی ہوگی کہ سارے ڈیپارٹمنٹس کے جو Non salary بجٹ ہے، ان کے اوپر ایک چیک رکھا جائے، اس کو کنڑول کی جائے۔ Secondly Sir, محترم فخر اعظم صاحب نے جو بات کی، یہ ہم مخصوص کر رہے ہیں کہ نئی حکومت کے آنے کے بعد کافی ڈیپارٹمنٹس کے اندر یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے، 'ورکرو یلفیئر بورڈ' یقیناً کافی بڑا محکمہ ہے اور ایجوکیشن سیکٹر میں کافی اچھے کام کر رہا ہے اور پورے صوبے کے اندر لوگوں کی بھرتیاں Last government میں ہوئی تھیں اور ابھی جو چھان بین اور اس طرح لوگوں کی برطرفیاں شروع ہو چکی ہیں تو اس سے نئی گورنمنٹ کیلئے ایک اچھا تاثر نہیں جاتا پبلک میں، اور اسی طرح محکمہ بہبود آبادی کا میں انچارج منسٹر تھا اور اس صوبے کے اندر میرے خیال میں اس ڈیپارٹمنٹ کو کبھی بھی وہ اہمیت نہیں دی گئی جس طرح کہ Last government میں ہم نے کوشش کرکے اس محکمے کیلئے کام کیا اور آبادی کا مسئلہ جو ہے سر یقیناً ہمارے پورے ملک کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے، جس طرح آبادی بڑھتی جارہی ہے اس طرح ہمارے صوبے کے اندر جو Uncontrolled population ہے، اس کیلئے سر سب نے ملکر سوچنا ہے اور اس کو کنڑول کرنے کیلئے کوئی بہتر لائحہ عمل لانا ہے کیونکہ اس

آبادی کی وجہ سے جتنے بھی سیکٹرز ہیں،ان کے اوپر پریشر آتا ہے۔چاہے آپ کی ایجوکیشن ہے،چاہے آپ کی ہیلتھ ہے،چاہے آپ کے Food crises ملک میں آتے ہیں، Energy crisesآتے ہیں،ان سب کی جو ایک Mainوجہ ہے،وہ بے ہنگم آبادی ہے جس طرح وہ بڑھتی جارہی ہے۔تو پچھلی حکومت میں بھی ہم نے پورے صوبے کے اندر اضلاع کی سطح پہ فیملی ویلفیئر سنٹرز 110 ہم نے Establish کئے تھے جس کی ضرورت تھی اور Need basisپہ،تو ابھی مجھے پتہ چل رہا ہے کہ محکمہ ان ملازمین کو حالانکہ وہ سارے لوکل لیول پہ لیے گئے ہیں،کوئی یعنی کہ ' نان لوکل ' نہیں ہیں،ہر ڈسٹرکٹ کے لیول پہ ہیں اور ان کو نوٹسز مل چکے ہیں کہ آپ Fixed payمیں کام کریں گے۔ایک ٹیکنکل سٹاف LHV،حالانکہ وہ ٹینیکل ہوتی ہے،ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں اس کو نو سکیل ملتا ہے اور 18/ 20ہزار اس کی تنخواہ ہوتی ہے اور ابھی بہبود آبادی میں ان کو کہا جارہا ہے کہ آپ Fixed payمیں 10ہزار روپے میں کام کریں گی،اگر آپ کرنا نہیں چاہتی ہیں تو آپ فارغ ہوجائیں گی۔اسی طرح چوکیدار اور آیا وغیرہ جتنے بھی ہیں،سارے غریب لوگ ہوتے ہیں، مجبور ہوتے ہیں،ان کی تنخواہیں،وہ جو گورنمنٹ کا جو ایک طریقہ کار ہے اس کے مطابق 12/ 13ہزار ان کی تنخواہیں تھیں،ان کو بھی کہا جارہا ہے کہ آپ سات ہزار Fixed pay میں کام کریں گے،اگر آپ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو بس آپ فارغ ہونگے۔تو یہ سلسلہ سر نہیں ہونا چاہیئے،سارے اس صوبے کے لوگ ہیں اور جو ملازمین ہیں خاص کر وہ سروسز دے رہے ہیں،خدمات دے رہے ہیں تو اس طرح ایک اور اس محکمے کے اندر Reproductive Health Services Centers مختلف علاقوں میں Establish ہو چکے تھے جن کا کام یہ ہے کہ زچہ اور بچہ کیلئے وہ کام کررہے تھے،تولیدی مراکز صحت تھے،ان کے ملازمین کو بھی مکمل طور پر فارغ کیا گیا،ان کو نوٹسز مل گئے اور ابھی نئے سرے سے بھرتیاں شروع ہورہی ہیں،تو وہ لوگ پانچ سال،چھ سال،سات سالوں سے کام کررہے ہیں،ان میں ڈاکٹرز بھی ہیں،ان میں ٹیکینکل سٹاف بھی ہے تو میرے خیال میں یہ ایک اچھا میسج نہیں جارہا تو میری محترم چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس حوالے سے یہ ڈیپارٹمنٹ سے بریفنگ لیں کہ یہ سلسلہ کیوں ہورہا ہے اور کس لئے ہورہا ہے؟اور اسی کے ساتھ سر محکمہ صحت کے حوالے سے میں گزارش کرونگا کہ ان کی جو

اضافی بجٹ انہوں نے مانگا ہے، 46 کچھ 40 لاکھ اتنا کچھ ہے اور پولیو کے حوالے سے تقریباً کوئی 40 کروڑ روپے مانگے گئے ہیں مگر سر یہ پولیو کے حوالے سے پچھلے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: سر۔

جناب سپیکر: نماز کا ٹائم ہوا چاہتا ہے، اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: بس ایک منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بس بس، پلیز پلیز۔

جناب سلیم خان: یہ پولیو مہم جو ہے، پچھلے پندرہ بیس سالوں سے چل رہی ہے مگر اس کا جو نعرہ لگایا گیا، اس سے پولیو کا خاتمہ ہو جائے گا مگر یہ پولیو کا خاتمہ ہوتا ہوا ہمیں نظر نہیں آرہا، تو کم از کم محترم شوکت یوسفزئی صاحب ہمارے ہیلتھ منسٹر ہیں، ان سے گزارش کرونگا کہ اس حوالے سے پولیو کی ٹیمیں جو جاتی ہیں، ٹھیک ہے ایک تو آج کل جو ان کے اوپر Attacks وغیرہ ہوتے ہیں، اس کی وجہ سے وہ Full fledged کام نہیں کر سکتے ہیں مگر جن علاقوں میں مسئلہ نہیں ہے، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن نہیں ہے، وہاں سے آپ کم از کم ان سے ایک بریفنگ لے لیں کہ اتنے عرصے سے وہ کام کر رہے ہیں اور اس کا خاتمہ کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ اور اتنا سارا بجٹ گورنمنٹ کا بھی جاتا ہے اور Donor Funded Program بھی ہے، ڈونرز کی طرف سے بہت سارے پیسے ان کو مل رہے ہیں، تو یہ سلسلہ کب ختم ہوگا؟ یہی چند گزارشات میری تھیں۔Thank you so much۔

جناب سپیکر: وقفہ برائے نماز، آدھا گھنٹہ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ ایوان کی کارروائی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ صالح محمد خان آئے ہیں؟ اچھا، جناب صالح محمد خان، صالح محمد خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، وہ نہیں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: صالح محمد خان، وہ نہیں ہیں؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ابھی پھر آپ کو بعد میں موقع، بعد میں آپ کو موقع دے دیں گے۔ جو میرے پاس لسٹ موجود ہے، ان کو میں تھوڑا موقع دوں پھر آپ کو بھی، سید محمد علی شاہ صاحب، سید محمد علی شاہ صاحب آئے ہیں؟ چلو عبدالستار صاحب، بات کرلیں۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، اس سپلیمنٹری بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں ایک چیز کی طرف آپ کے پورے ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سر، میں نے محسوس کیا ہے کہ ہماری اس اسمبلی کی بہت بڑی تاریخ ہے اور یقیناً پاکستان بننے کے بعد قانون سازی کے حوالے سے اور اسمبلی کے حوالے سے کہ جو ہمارا اس اسمبلی کی بلڈنگ میں جو پرانا اسمبلی ہال ہے، یہ ہمارا تاریخی ورثہ ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھے بہت سے ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرینز نے اپنی پارلیمانی محنت کا آغاز اس اسمبلی سے کیا، اس سے پہلے جتنے بھی ہمارے بڑے آئے ہیں، بہت بڑے بڑے لوگ آئے ہیں، اس میں وزراء اعلیٰ آئے ہیں، پارلیمنٹیرینز آئے ہیں لیکن آج ایک چیز، میں جب بھی اس اسمبلی ہال میں جاتا ہوں جس کو ہم نے کیفیٹیریا بنایا ہے، یقیناً مجھے دکھ ہوتا ہے اس بات پر، اس لئے میری گزارش ہے کہ باقی دنیا میں یہ بات نہیں ہوتی، یہ Preserve کرتے ہیں ایسی چیزوں کو، یہ ہمارا ورثہ ہے، ہماری تاریخی ورثہ ہے، اس کو کیفیٹیریا نہ بنایا جائے، اس کو محفوظ کرکے تاریخ کا حصہ بنایا جائے تاکہ ہمارے صوبے میں جب بھی کوئی Foreign delegations آئیں تو کم از کم ہم ان کو دکھائیں کہ ہماری پارلیمانی تاریخ میں اس ہال کی اور اس اسمبلی کی ایک بہت بڑی تاریخ رہی ہے، تو میں یہ گزارش کرونگا اگر مناسب سمجھتے ہو تو اس کو کیفیٹیریا یا چائے پینے کیلئے استعمال نہ کریں بلکہ اس کو Preserve کیا جائے، یہ میری گزارش ہے۔ جناب سپیکر، 17 ارب روپے کا جو سپلیمنٹری بجٹ آیا ہے، بجٹ کی اصطلاحات ہیں، Terminologies ہیں، گزشتہ بجٹ میں، اس سے اگلے بجٹ میں یہ بجٹ پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ فاضل بجٹ ہے۔ میری جو ناقص معلومات ہیں، جو علم ہے، بجٹ کی تین قسمیں ہیں۔ جب ہماری آمدن، ہمارے ریونیوز ہمارے اخراجات سے زیادہ ہونگے تو ہم اس کو خسارے کا بجٹ کہتے ہیں۔ جب ہماری آمدن اور ہمارے اخراجات میں توازن ہو تو ہم اس کو متوازن بجٹ کہتے ہیں۔ جب ہماری آمدن اخراجات سے کم ہو، اخراجات بڑھ جائیں، اخراجات زیادہ ہوں تو اس کو ہم خسارے کا

بجٹ کہتے ہیں لیکن یہ ایک اصطلاح رہی ہے کہ ہر سال ہم بجٹ پیش کرتے ہیں تو اس وقت ہم اس کو متوازن بجٹ کہتے ہیں اور غالباً ٹیکنیکل بنیاد پہ بجٹ کا متوازن ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ جب آپ کے پاس سال کے آخر میں سپلیمنٹری بجٹ آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اپنی آمدن سے اخراجات زیادہ کر دیئے ہیں تو بجٹ کا متوازن ہونا، غیر متوازن ہونا، خسارے کا ہونا یا فاضل ہونا اس Document سے پتہ چلتا ہے۔ پچھلی بار بھی ہمارے فنانس منسٹر نے کہا تھا کہ یہ ایک متوازن بجٹ ہے، آج 17 ارب روپے اضافی اخراجات ہم نے کئے ہیں۔ تو اس لئے میں یہ گزارش کرونگا کہ اس اصطلاح کو تھوڑا احتیاط سے استعمال کیا جائے، ہمارے اس بجٹ کا متوازن ہونا نہ ہونا اگلے سال جون کے اجلاس میں پتہ چلے گا کہ جب ہم اپنے اخراجات کو کنٹرول کریں گے، ہم Financial discipline میں رہیں گے اور جو ہمارا ٹارگٹ ہے، اس سے اگر ہم زیادہ اخرجات نہیں کریں گے تو پھر میں مانوں گا کہ یہ متوازن بجٹ تھا، متوازن بجٹ ہے، لہذا اس چیز کو بھی تھوڑا منسٹر صاحب! آپ نوٹ کر لیں کہ ہم نے ایک روایت بنائی ہر سال اور حالانکہ یہ ہوتا نہیں ہے۔ جناب سپیکر! ایک چیز کہ جو Rehabilitation میں جو اضافی اخراجات کئے ہیں، غالباً اس Financial Year میں ہمارے اوپر کوئی ایسا Disaster نہیں آیا ہے، ہمارے کوئی ایسے اخراجات کیلئے ہماری اس اسمبلی میں بات نہیں آئی ہے، پھر بھی Rehabilitation کی مد میں بہت زیادہ اخراجات ہیں اور آج سپلیمنٹری کی صورت میں ہم نے اس اسمبلی کے سامنے رکھے ہیں۔ کوئی Disaster نہیں آیا ہے، کوئی سیلاب نہیں آیا ہے گزشتہ سال، اس کے باوجود اس پہ اضافی اخراجات کا آنا، یہ بھی بہت Alarming situation ہے اور میں گزارش کروں گا کہ ہمارے سیکرٹریٹ میں یہ جو پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ بنا ہے، اس کو میں اپنی زبان میں چھوٹا پینٹا گون سمجھتا ہوں، چھوٹا پیٹا گون کہتا ہوں، جب بھی جاتا ہوں، یہ ہمارے اوپر یہ وسائل کب تک بڑھتے جائیں گے؟ جناب سپیکر، میں نے جنرل ڈیبیٹ میں بھی یہ بات کی تھی کہ ہماری ان بجٹ بکس کو ایک ساتھ پہ رکھتے ہیں تو ہمارے جو Current expenditures ہیں، وہ اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس میں جکڑ گئے ہیں، ہماری ڈویلپمنٹ کا ایک سائڈ پہ ہمارا بجٹ کم رہتا ہے اور آج پورے اس ہاؤس میں ہر بندہ اٹھ کر یہ بات کرتا ہے کہ ہمارے پاس بجلی نہیں ہے، واپڈا کی بات ہو رہی ہے، پھر مرکز کی بات ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم

ایک 'بولڈ' فیصلہ کرلیں، روایتی فیصلہ نہ کریں، آپ نے بڑی اچھی بات کی جو اس سے پہلے بجلی کی اس پہ بات ہوئی، میری ایک معصوم سی تجویز ہے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، شاید سب کو ناگوار بھی گزرے، میں یہ کہتا ہوں جناب سپیکر، ہم اس سال ایک غیر روایتی فیصلہ کرلیں، اس کی بنیاد قربانی ہو، وہ قربانی پہلے میں دوں، اس ہاؤس میں چونکہ میں کھڑا ہوں، آپ دیں، وزیر اعلیٰ صاحب دیں، سارے منسٹرز دیں، سارے ایم پی ایز، پہلے اپنے اوپر لاگو کریں، پھر ہمارے جو بھائی ہیں، بیٹھے ہیں، جتنے ایڈمنسٹریشن کے لوگ ہیں، ان سے ہم ایک قربانی مانگیں ایک سال کیلئے، ایک سال کیلئے، ہم اس صوبے کو نکالنے کیلئے، اپنی بجلی پیدا کرنے کیلئے، اپنے ایریگیشن کے جو پراجیکٹس ہیں جو ہمارے حصے کا پانی دریائے سندھ سے انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے، پنجاب نے اپنے حصے کا پانی غازی بھروتھا کی شکل میں لایا ہے اور میں جب بھی اس دریائے سندھ کے اس پل سے گزرتا ہوں تو یقیناً شرم محسوس کرتا ہوں جناب سپیکر، اور بات ہم کرتے ہیں پھر پنجاب پر، مرکز پر، کس نے روکا ہے ہمیں؟ CRBC اس زمانے سے، پانچ سال سے اس اے ڈی پی میں ہمیشہ آرہی ہے لیکن اس پر Implementation نہیں ہو رہی ہے، دریائے کابل کا پانی ضائع ہو رہا ہے، دریائے سندھ کا پانی ہمارے حصے کا (تالیاں) ضائع ہو رہا ہے، تو میں جس بات کی طرف، میں دل سے بات کرتا ہوں، یہ کہ آج میں اسمبلی میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آؤ فیصلہ کرلیں، آؤ فیصلہ کرلیں، یہ جو بجٹ ہے، ایک سال ایک روپے بھی ہم اس گورنمنٹ سے نہ لیں، ایک پیسہ بھی مجھ پر حرام ہو، وزیر اعلیٰ صاحب پر بھی حرام ہو، تمام سیکرٹریز بھی ایک سال قربانی دیں۔ اس سارے بجٹ کو مختص کرکے دو ہزار بجلی اپنی پیدا کرکے اس واپڈا کو بھی کہیں، مرکز کو بھی کہیں، باقی صوبوں کو بھی کہیں کہ ہم آپ کی بجلی استعمال نہیں کرتے ہیں، ہم اپنی بجلی استعمال کرتے ہیں اور اپنی بجلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ میری طرف سے تجویز ہے۔ اب اس بات کو بعض لوگ 'نان سیریس' کہیں گے لیکن اگر ہم اپنے صوبے کے ساتھ مخلص ہیں، عوام کے ساتھ مخلص ہیں تو میں اپنے آپ کو پہلے اسمبلی میں پیش کرتا ہوں، بعد میں سب نے پیش کرنا ہوگا۔ اس ایک کھرب پچاس لاکھ روپے کی ہم قربانی دیکر کہیں باہر سے بھی لینے کی ضرورت نہیں ہے، مرکز سے بھی لینے کی ضرورت نہیں ہے، ایک سال قربانی اگر ہم دیں تو اس صوبے کو نکال سکتے ہیں۔ یہ میری ایک غیر روایتی سی تجویز ہے اور میں اپنے آپ کو بھی پیش کرتا

ہوں، اگر عمل کرنا ہے تو اس پہ عمل کر دیں جناب سپیکر۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ یہ میرے دل کی ایک آواز تھی جو میں نے کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اور جتنے بھی ذمہ دار باقی ہیں ہمارے، اس پہ غور کریں گے۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، پارلیمانی لیڈر، اے این پی، میں ان سے خواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: شکريه، سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب! دا ضمني بجټ او زمونږ ملګرو پرې هم خبرې وکړې، زما خو اراده نه وه چې په دې باندې خبره وکړو ځکه چې دا ضمني بجټ سپيکر صاحب، دا يو حقيقت دے او دا هغه بجټ وی چې په هغې باندې تنقيد هم نه شی کيدے او دا بيا هغه بجټ وی چې د هغې تعريف هم نه شی کيدے او بيا يو ظاهره خبره ده چې بجټ چې دے که مونږ دا اوواېو چې بجټ د اندازو مجموعه وی نو دا به غلطه نه وی، د امدن اندازې، بيا د اخراجاتو اندازې او د پوره کال د پاره بجټ تياريږی او چې کله بيا ضمني بجټ راځی نو ظاهره خبره ده چې د کال په مينځ کښې داسې اخراجات چې هغه حکومت وقت د ضرورت د پاره کوی د مجبورئ نه ئے کوی نو دا ځنګ چې نن زمونږ وړاندې ضمني بجټ پروت دے، بيا په هر مد کښې ضمني بجټ چې دے، دا پيش کول هم ضروری شی او دا بيا پاس کول هم ضروری شی او ظاهره خبره ده د دې ضمني بجټ په حواله باندې خو به د هر چا خپل خپل خيال وی سپيکر صاحب، که مونږه وګورو او ډير ښه تجويزونه په دې مد کښې راغلل، چې پکار دا ده چې دا بجټ چې کوم جوړيږی چې په داسې شکل جوړ شی چې په هغې کښې د ضمني بجټ د پيش کولو يا د پاس کولو ضرورت رانشی او الله د وکړی چې داسې وخت راشی چې د صوبې د پاره يو بجټ پيش شی او هم هغه بجټ پاس شی او د ضمني بجټ پکښې ضرورت رانشی خو زما يقين دا دے چې دا خبره تر اوسه پورې ناممکنه شوې ده او په راروان وخت کښې هم دا لګی نه چې دا به وشی۔ د هغې وجه ده سپيکر صاحب، تاسو وګورئ چې دا نوے حکومت راغلے او يو بجټ چې پرون مونږه پاس کړو چې د حکومت په نظر کښې کومې منصوبې وې يا د حکومت په نظر کښې کوم ترجيحات وو، هغه په هغې

کښې راغلل خو بیا هم دې دوران کښې خدائے د هغه آفتونه هم را نه ولی، خدائے د هغه مصیبتونه هم رانه ولی خو بیا هم نوې نوې Ideasبه راځی، نوی نوی شاید چې تجویزونه به هم راځی او بیا به پرې کابینه یا هغه حکومت به په دې خبره متفق کیږی چې د هغې د پاره به د کال په مینځ کښې اخراجات چې دی، هغه به خامخا مختص کیږی او سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چې دا هغه صحیفه ده چې په دې باندې سیوا خبره کیدے هم نه شی خو پکار دا ده، دا یو تجویز به ضرور ورکړم چې که مونږه هغه سالانه بجټ پیش کوؤ یا مونږ دا سالانه ضمنی بجټ پیش کوؤ، ښه خبره دا ده چې کومې منصوبې یا کوم اخراجات مفاد عامه په حق کښې وی نو زما یقین دا دے چې په دیکښې بدوالے نشته، په دیکښې هیڅ برائی نشته چې د کال په مینځ کښې د هم هغه منصوبې چې دی، هغه شروع شی۔ تاسو وګورئ که د پولیس د پاره کوم فنډ تلے دے، که د صحت د پاره کوم فنډ تلے دے، که د ایلینمنټری سیکنډری ایجوکیشن د پاره کوم فنډ تلے دے په ضمنی بجټ کښې، یا د هائر ایجوکیشن د پاره چې کوم تلے دے نو دا هغه منصوبې دی ټولې چې یا د سپورټس په مد کښې تلے دے یا د کلچر په مد کښې تلے دے، چې په ټولو مداتو کښې کوم کوم اخراجات شوی دی سپیکر صاحب، زه به دا اووایم چې دا ضروری هم وو، دا لازمی هم وو۔ بهرحال تاسو موقع راکړه، دغه څو خبرې مې په ضمنی بجټ باندې کولې او بهرحال بیا هم زمونږ موجوده حکومت ته به دا خواست هم وی او ان شاء الله هغوی له دا ډاډ ګیرنه هم ورکوؤ چې دې دوران کښې د اپوزیشن د طرف نه د دې ټولو اخراجاتو یا د دې ټولو امدن سیوا کولو په مد کښې که زمونږ د طرف نه په کوم لیول باندې هم ضرورت وی نو زمونږ سروسز چې دی، انشاء الله دا به حکومت ته Available وی د صوبې د دې نوی مفادو د پاره۔ سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *جناب منور خان صاحب۔ چونکہ پارلیمانی لیڈر نہیں موجود تو میں منور صاحب سے خواست کرتا ہوں کہ وہ نمائندگی کریں جمعیت علماء اسلام کی۔*

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: تهینک یو، سر۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ سر، ما خو په دې ضمنی بجټ باندې تقریر کولو څه داسې ډیره اراده هم نه وه او چې څنګه لکه ما ته هم بعضې ډیپارټمنټس نه دا معلومات او دا اندازه هم لګی چې د موجوده

حکومت چې کوم Sincerity سره کوم په طریقې سره د دې کار روان دے ، الله د وکړی چې په مخه هم دوئ دغسې دا کار دغسې مخې ته روان شی خو یوه خبره زه په دې موقع باندې کوم۔ زما نه مخکښې یو ایم پی اے صاحب دا خبره وکړه او ټوله ئے د جنوبی اضلاع متعلق خبره وکړه چې په کومې محکمې کښې دا کسان Terminate شوی دی یا وباسلی ئے دی جناب سپیکر صاحب، په هغه ټائم کښې هم زه ایم پی اے پاتې شوے ووم او په هغه ټائم کښې چې څومره اسمبلی وه او هغه ټائم منسټر چې کوم د دې محکمې منسټر وو، هر سړی دا ژړا کوله، هر ایم پی اے دا ژړا کوله چې دا بهرتیانې چې په کومې طریقې سره روانې دی خو په هغه وخت باندې زمونږه فریاد چا وانوریدو، دا جنوبی اضلاع والاټول کسان موجود دی دلته چې په هغې کښې د یو ایم پی اے یو کس هم چرته بهرتی شوے دے ؟ زه په دې فلور باندې دا خبره کوم بلکه زه، چیف منسټر صاحب هم ناست دے او یوسف ایوب صاحب هم ناست دے ، زما په دې فلور باندې دا ریکویسټ دے جی چې مخکښې چې څومره بهرتیانې شوې دی او دا اوس چې کوم د دوئ دا شکایت دے چې دا کسان غلط طریقې باندې وباسلی شوی دی، زما به دوئ ته دا ریکویسټ وی چې د دواړو د انکوائری وشی او هغه انکوائری رپورټ د اسمبلی ته راوړے شی، سر۔ (تالیاں) نو که چرته دوئ غلط وباسلې وی، د هغې به هم پته اولګی او که مخکښې چا غلط بهرتیانې کړې وی نو دواړو کسانو دانکوائری وشی او د دې به ان شاء الله تعالیٰ په دې فلور باندې اندازه ولګی، پته ولګی چې واقعی دا څومره پورې دا غلطې بهرتیانې شوې دی؟ په اخره کښې زه دا خپل بجټ تقریر عصمت الله صاحب ته هم ما ورکولو خو عصمت الله صاحب هم دا خواهش وکړو چې مونږه ان شاء الله تعالیٰ د اپوزیشن والا چې څومره ملګری دی، مونږ به ان شاء الله د دې حکومت مکمل سپورټ کوؤ، (تالیاں) په روغې خبرې باندې به ان شاء الله تعالیٰ او دې ضمنی بجټ باندې مونږه خپل تقریر بس په دې ځائے باندې ختموؤ۔ تهینک یو، سر۔

جناب سپیکر: میں یوسف ایوب صاحب سے خواست کروں گا، وہ اپنی بات کرے گا اور میرے خیال میں حکومت کی طرف سے اگر کوئی جواب دینا ہو تو وہ بھی دیدے گا اور اس کے بعد ہم Wind up کریں گے۔

وزیر مواصلات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ منور خان صاحب نے جو بات کی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، بالکل حکومت کی طرف سے بلکہ چیف منسٹر کی طرف سے میں یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ باقاعدہ طور پر انکوائری کروائی جائیگی، نہ صرف ہری پور، نہ صرف بنوں، نہ صرف چارسدہ، نہ صرف پشاور بلکہ تمام ورکر ویلفیئر بورڈ کے سکولوں میں جدھر بھی غیر قانونی اور میرٹ کے بغیر بھرتیاں کی گئی ہیں، ہم انکوائری کروائیں گے اور اس ہاؤس میں ٹیبل کریں گے اور (تالیاں) اور نہ صرف بھرتیاں بلکہ سفارش پر یہ جو ایک نیا 'ٹرینڈ' شروع ہوا تھا، سفارش پر جو پروموشنز بھی کی گئی ہیں اور حقدار ٹیچرز کو پیچھے رکھا گیا ہے اور دوسروں کو آگے لیکر، ان دونوں چیزوں کی انکوائری کروا کر ہاؤس میں ان شاءاللہ میں خود جواب دوں گا۔ بہت مہربانی۔

(تالیاں)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! د کوم ایم پی اے سره چې زیاتے شوے دے ، هغه ایم پی اے د رااوغواړی او هغه د هم په دېکښې شامل شی چې د دې انکوائری وشی۔

وزیر مواصلات: یہ انکوائری ہم ہاؤس کے سامنے رکھیں گے، یہ ہاؤس خود Decide کرے کہ جنہوں نے کی ہیں، ان کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے؟

جناب سپیکر: چونکہ آج کا ایجنڈا مکمل ہوا، کل پانچ بجے تک ہم،

The Sitting is adjourned till 5:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 28 جون 2013ء بعد از دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)